49752 ـ مذی نکلنے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا

سوال

تجارتی مارکیٹ میں میرا کام ایسا ہے کہ مجھے لڑکیوں سے بات چیت اور ان کے ساتھ معاملات کرنا پڑتے ہیں، میں ان سے بغیر کسی شہوت کے بات چیت کرتا ہوں لیکن پھر بھی محسوس ہوتا ہے کہ عضو تناسل سے کچھ خارج ہوا ہے، مجھے معلوم نہیں آیا یہ منی ہے یا مذی کیا میرا روزہ فاسد ہو جاتا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

سوال کرنے والے کو شك ہے کہ آیا یہ منی ہے یا مذی.

منی اور مذی میں فرق یہ ہے کہ: مرد کا مادہ منویہ سفید اور گاڑھا، اور عورت کا پتلا اور زرد ہوتا ہے، لیکن مذی خوشطبعی کرتے یا جماع کا سوچتے یا ارادہ کرتے یا دیکھتے وقت پتلا اور لیس دار سفید مادہ نکلتا ہے، اور اس میں مرد و عورت مشترك ہیں. اھـ

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (5 / 418).

غالبا یہی ہے کہ آپ سے جو خارج ہوا ہے وہ مذی ہے نہ کہ مادہ منویہ کیونکہ منی اچھل کر نکلتی ہے اور مرد کو اس کا احساس بھی ہوتا ہے.

اور منی نکلنے کا باعث روزہ کو توڑنے کا باعث ہے جیسا کہ اگر کوئی شخص جماع کرے یا بوسہ لے یا مباشرت کرے یا پھر عورتوں کو بار بار دیکھے اور اس کی منی خارج ہو جائے تو اس کا روزہ فاسد ہو جائے گا.

اس کی مزید تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (2571) کے جواب کا مطالعہ کریں.

اور اگر وہ مذی کے اخراج کا سبب پیدا کرے اور مذی خارج ہو جائے تو اس سے روزہ ٹوٹنے میں علماء کرام کا اختلاف ہے.

حنابلہ کا مذہب ہے کہ اگر مذی نکلنے کا سبب مباشرت مثلا ہاتھ سے چھونا، یا بوسہ لینا وغیرہ ہو تو اس سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے.

اور اگر مذی کے خروج کا سبب بار بار دیکھنا ہو تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا.

اور امام ابو حنیفہ اور امام شافعی رحمہما اللہ تعالی کا مسلك یہ ہے کہ اس سے مطلقا روزہ نہیں ٹوٹتا چاہے مباشرت سے مذی آئے یا کسی اور طریقہ سے، بلکہ روزہ منی سے ٹوٹتا ہے نہ کہ مذی سے.

دیکھیں: المغنی لابن قدامہ المقدسی (4 / 363).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی " الشرح الممتع " میں اس مسئلہ میں حنابلہ کا مسلك ذکر کرنے کے بعد کہتے ہیں:

" اور اس کی کوئی صحیح دلیل نہیں، کیونکہ مذی منی سے کم ہے، نہ تو شہوت کے اعتبار سے اور نہ ہی بدن کے انحلال کے اعتبار سے، لہذا مذی کو منی کے ساتھ ملانا ممکن نہیں ہے"

اور صحیح یہ ہے کہ اگر اس نے مباشرت کی اور مذی خارج ہو گئی یا مشت زنی کی اور مذی خارج ہو گئی تو اس کا روزہ نہیں ٹوٹا، اور اس کا روزہ صحیح ہے، اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی نے بھی اسے اختیار کیا ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ اس کی دلیل نہیں ملتی (یعنی مذی کے خارج ہونے سے روزہ ٹوٹنے کی دلیل نہیں ملتی) کیونکہ یہ روزہ عبادت ہے جسے انسان نے شرعی طریقہ کے ساتھ شروع کیا ہے، لہذا اس عبادت کو بغیر کسی دلیل کے فاسد کرنا ممکن نہیں ہے" اھـ

دیکھیں: الشرح الممتع (6 / 236).

اور مشت زنی کی تو مذی خارج ہو گئی کا معنی یہ ہے کہ: اس نے منی نکالنے کی کوشش کی لیکن منی خارج نہ ہوئی بلکہ مذی نکل آئی.

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا:

جب انسان روزے کی حالت میں بوسہ لے یا گندی اور بے ہودہ مخرب الاخلاق فلمیں دیکھیں اور اس کی مذی خارج ہو جائے تو کیا وہ روزے کی قضاء کرے گا ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

علماء کرام کے صحیح قول کے مطابق مذی خارج ہونےسے روزہ نہیں ٹوٹتا، چاہے بیوی کا بوسہ لینے یا فلمیں دیکھنے یا شہوت انگیزی کے کسی دوسرے کام کی بنا پر مذی خارج ہو، لیکن مسلمان شخص کے شایان شان اور اس کے لیے جائز نہیں کہ وہ گندی اور مخرب الاخلاق فلموں کا مشاہدہ کرے اور حرام کردہ گانے اور موسیقی وغیرہ سنے.

لیکن شہوت کی ساتھ منی خارج ہونے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، چاہیے یہ مباشرت یا بوسہ لینے یا بار بار دیکھنے یا شہوت کے دوسرے اسباب مثلا مشت زنی وغیرہ سے منی خارج ہو، اور رہا احتلام اور سوچ تو اس سے روزہ باطل نہیں ہوتا چاہیے منی بھی خارج ہو جائے. اھـ

دیکھیں فتاوی ابن باز (15 / 267).

مستقل فتوی کمیٹی سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا:

رمضان المبارك میں ایك دن بیٹھا ہوا تھا اور میرے ساتھ ہی بیوی بھی تھی اور ہم روزے کی حالت میں تھے تقریبا آدھ گھنٹہ ہم ایك دوسرے سے ہنسی مذاق کرتے رہے اور جب میں اس سے دور ہٹا تو میری سلوار گیلی تھی اور میں نے پھر دوبارہ بھی ایسا کیا گزارش ہے کہ آیا میرے ذمہ کفارہ ہے ؟

کمیٹی کا جواب تھا:

اگر تو واقعتا ایسا ہی ہے جیسا آپ بیان کر رہے ہیں تو اصل کو مدنظر رکھتے ہوئے نہ آپ پر قضاء ہے اور نہ ہی کفارہ، لیکن اگر یہ ثابت ہو جائے کہ وہ نمی منی تھی تو پھر آپ پر غسل اور قضاء ہے، کفارہ نہیں. اھـ

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمہ للبحوث العلمیہ والافتاء (10 / 273).

حاصل یہ ہوا کہ: آپ کو کچھ لازم نہیں آتا اور آپ کا روزہ صحیح ہے حتی کہ آپ کو یہ یقین ہو جائے کہ آپ کی منی خارج ہوئی ہے، اور اگر منی ہو تو پھر آپ پر اس دن کے روزہ کی قضاء ہے کفارہ نہیں.

اور آپ کو بغیر کسی ضرورت کے عورتوں کے ساتھ بات چیت کرنے سے اجتناب کرنا چاہیے، اور اگر آپ کو ان سے بات چیت کرنے کی ضرورت بھی ہو تو آپ اللہ تعالی کے مندرجہ ذیل فرمان پر عمل کرتے ہوئے بات چیت کے وقت نظریں نیچی رکھیں:

فرمان باری تعالی ہے:

مومنوں کو کہہ دیجیے کہ وہ اپنی نظریں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، یہ ان کے لیے زیادہ پاکیزگی کا باعث ہے، یقینا اللہ تعالی ان کے عملوں کی خبر رکھنے والا ہے النور (30).

امام مسلم رحمہ اللہ تعالی نے صحیح مسلم میں جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی سے حدیث بیان کی ہے:

وہ بیان کرتے ہیں کہ: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اچانك نظر پڑ جانے کے متعلق دریافت کیا تو

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنی نظر پھیرنے کا حکم دیا"

صحیح مسلم حدیث نمبر (2159).

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

(الفجاءة) اچانك ہے،اور اس کا معنی یہ ہے کہ کسی اجنبی عورت پر اچانك اور بغیر ارادہ و قصد کے نظر پڑ جائے تو اس پر پہلی نظر پر اسے کوئی گناہ نہیں ہوگا، اور اس پر اسی وقت اپنی نظر کو دوسری طرف پھیرنا واجب ہے، اگر وہ اسی وقت نظر پھیر لیتا ہے تو اس پر کوئی گناہ نہیں، لیکن اگر وہ اسے دیکھتا ہی چلا جاتا ہے تو اس حدیث کی بنا پر وہ گنہگار ہو گا، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اس فرمان کی بنا پر نظر پھیرنے کا حکم دیا ہے کہ:

مومنوں کو کہہ دیں کہ وہ اپنی نظریں نیچی رکھیں . اھـ

اور اگر ممکن ہو سکے کہ عورتوں کے ساتھ خریدوفروخت کے معاملات کے لیے عورت کام کرے تو یہ زیادہ بہتر اور اچھا ہے.

واللہ اعلم .